سوال

(559) خراجی زمین میں جو آسمانی پانی سے پیدا ہو لئے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خراجی زمین میں جو آسمانی پانی سے پیدا ہو اور جو نہر تالاب آسمانی پانی سے مل پیدا ہو تو عشر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس حساب سے۔ (سائل مذکور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ جو چیز بھی زمین سے پیدا ہوئی ہو اس میں سے زکوٰۃ دینی چاہیے۔ عشر اور نصف عشر کا حساب الگ ہے۔ ہندوستان میں بارانی زمینوں پر بھی سرکاری لگان ہے جو واجب الادا ہے۔ اس لئے بارانی زمینوں کی پیداوار سے نصف عشر ادا کردے تو جائز ہے۔ عشر دیا کرے تو بہت ہی اچھا ہے۔ (اہل حدیث جلد نمبر 40 ص 32)

شرفیہ

یہ صحیح نہیں اس لئے کہ عہد نبوی ﷺ اور عہد خلافت راشدہ میں زمین کا محصول یا معاملہ تھا۔ اور اس محصول کے باعث پیداوار پر نصف عشر ثابت نہیں۔ یہ تقسیم عشر یا نصف عشر کی زمین چاہی یا نضح پر ہے۔ محصول پر نہیں۔

"عن ابی جعفر قال ما بالمدینة اہل بیت ہجرة الا یزرعون علی الثالث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ بن مسعود وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروة وال ابی بکرة وال عمرو وال علی وابن سیرین وقال عبد الرحمان بن الاسود کنت اشارک عبد الرحمان ابن یزید فی الزرع وعامل عمر الناس علی ان جاء عمر بالبزر من عنده فله الشطر وان جاوا بالبزر فلهم کزا" (رواہ البخاري مشکواة ص 157 ص 158)

یہ ثلث ربع وغیرہ کی تقسیم مالک زمین کا محصول ہی تو تھا جو اج کل کے محصول سے زائد تھ اور اس پر نصف عشر ثابت نہیں۔ رہا بارانی اور نہریں زمین تو اس کے بارہ میں بھی تصریح موجود ہے۔

"عن سالم بن عبد اللہ عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیما سقت السماء والانہار والعیون او کان بعد العشر وفیما سقی بالسوانحا او النضح نصف العشر (اخرجه ابو داؤد واخرجه ابو داؤد عن جابر بسند اخرج 1 ص 232) پس ثابت ہوا کہ بارانی اور نہری اور عیونی زمین میں عشر سے نصف عشر جائز نہیں۔ اور محصول کا بھی نصف عشر میں اعتبار نہیں یہ غلط فہمی

سے کتاب وسنت پر زیادتی ہے۔جو جائز نہیں۔13 المجتھد قد یخطی ویصیب"

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ٢٨٦ سورۃ البقرۃ

جناب نے پرچہ مورخہ 27جمادی الثانی میں بجواب استفسار یہ رازارقام فرمایا ہے۔آجکل جو سرکار انگریزی کے ماتحت ہم لوگ رہتے ہیں۔ہماری سب زمینیں خراجی ہیں۔سرکار کی طرف سے مالگزاری جو مقرر ہے۔دینی ضروری ہے۔اس لئےیہ سوال عام طور پر ہوتا ہے۔کہ آجکل کی زمینوں میں مسلمانوں پر عشر ہے یا کیا ہے۔میری ناقص تحقیق اس میں یہ ہے کہ ایسی اراضی پر رابع عشر ہے۔یعنی چالیسواں حصہ واجب ہے۔کیونکہ حدیث شریف میں آبپاشی کے اخراجات پر لحاظ کر کے عشر سے نصف عشر آیا ہے۔تو سرکاری مالگزاری بھی تو زمین ہی پر خرچ ہے۔آبپاشی نہ کرے تو کچھ نہ کچھ تو پیداوار بارانی ہو سکتی ہے۔مگر سرکاری مالگزاری نہ دے تو جوت بھی نہیں سکتا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری مالگزاری کو اخراجات آبپاشی سے زیادہ دخل ہے پس جب اس کا لحاظ ہے تو اس کا کیوں نہیں ہوگا۔

جانب من ایسا کیوں نہ کیا جاوے۔کہ زمین دار اس امر کا لحاظ کرے کہ سرکار انگریزی کو مالگزاری ادا کر کے اس امر کا خیال کرے کہ سرکار نے جس قدر کہ مالگزاری مجھ سے لی ہے آیا وہ مالگزاری زمین بارانی کی پیداوار کے حشر کے برابر ہو جاتی ہے۔یا نہیں۔اگر عشر کے برابر ہو جاتی ہے۔تو اب عشر ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اور اگر عشر سے کم مقرر کر دیا ہے۔تو بعد ادائے مالگزاری اتنا حصہ نکال دیوے کہ عشر پورا ہو جاوے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص727

محدث فتویٰ